REGD NO. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے احباب دعا کے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ البتہ سر میں درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم یک شنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۱۲ روپے

ششماہی ۷ "

سہ ماہی ۴ "

ماہوار ۱/۲ "

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۲۱ نبوت ۱۳۲۷ ہش | ۱۷ محرم ۱۳۶۸ ھ | ۲۱ نومبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۶۳

آئندہ چھ ماہ میں پاکستان کے کسی صوبہ میں اناج اور کپڑے وغیرہ کی کمی نہ رہے گی

پشاور میں گورنر جنرل پاکستان کی تقریر

پشاور ۲۰ نومبر گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین نے تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کو مضبوط بنانے کے لئے حکومت کے کاموں سے زیادہ دلچسپی رکھیں اور ہر قسم کا تعاون کریں۔ سرحد کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ سرحد کے لوگوں نے پاکستان کی بہت شاندار خدمت کی ہے اور ان کی یہ قربانی قابل ستائش ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ پاکستان کے لئے آہنی دیوار ثابت ہوں گے۔ اتحاد پر زور دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ ایسے وقت میں تمام اسلامی ممالک کے متحد ہو جانے کی اشد ضرورت ہے وہ متحد ہو کر ہی اپنی مصائب کو ختم کر سکتے ہیں۔

کمی خوراک کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ آئندہ چھ ماہ میں پاکستان کے کسی صوبہ میں اناج کی کمی نہ رہے گی۔ اس کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ نیز غیر ممالک سے بہت زیادہ مقدار میں کپڑا بھی منگایا جا رہا ہے جس میں سے کچھ پہنچ بھی چکا ہے امید ہے عوام کو کپڑے کی پریشانی نہ رہے گی۔ دیگر مصروفیات کے علاوہ صوبہ سرحد کے بڑے بڑے زعماء سے بھی آپ نے ملاقات کی۔ مہتر چترال نے گورنر جنرل کے دورہ سرحد پر ہدیہ تہنیت ارسال کرتے ہوئے درخواست کی ہے کہ وہ اس ریاست کو اپنی تشریف آوری سے مشرف کریں۔ خواجہ صاحب نے صوبہ سرحد کے اگلے دورے پر وہاں جانے کا وعدہ کیا ہے۔

گورنر جنرل کل راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے اور وہاں سے پاکستان ملٹری اکیڈیمی کے افتتاح کے لئے کاکول تشریف لے جائیں گے۔

آزاد کشمیر حکومت کو تسلیم کرنے کی اپیل

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ سردار محمد ابراہیم نے آل پاکستان پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ جمہوریہ آزاد کشمیر حکومت کو تسلیم کر لیں۔ اس کی آبادی ۲۰ لاکھ اور رقبہ ۲۰ ہزار مربع میل ہے آپ نے کہا آزاد کشمیر حکومت ایک زندہ حقیقت بن چکی جس کا اپنا نظم و نسق ہے اور اقوام متحدہ کے کمیشن نے بھی اس کے جداگانہ نمائندہ وجود کو تسلیم کر لیا ہے۔

پاکستان کا دفاع مضبوط بنانے کی ضرورت

ڈھاکہ ۲۰ نومبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ مملکت کی افواج میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھرتی ہو کر اسے مضبوط بنائیں آپ نے آج ڈھاکہ میں پاکستانی فوج کے کچھ دستوں کی سلامی لینے کے بعد انہیں خطاب کرتے ہوئے کہا فوج کو پاکستان کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینا چاہیئے اور نظم و ضبط اور ایثار و استقلال کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہیئے کہ عوام بھی ان سے سبق حاصل کریں۔ آپ نے کہا پاکستان کی پالیسی یہ ہے کہ دفاع کے معاملہ میں ہر صوبہ کو مساویانہ ذمہ دار قرار دیا جائے۔ دفاع اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا ۲

ڈچ انڈونیشی مذاکرات کی کامیابی

جکجاکارٹا ۲۰ نومبر ہالینڈ کے ایک وزیر اور وزیر خارجہ عنقریب انڈونیشیا روانہ ہو جائیں گے۔ تاکہ وہ یہ معلوم کر سکیں کہ باہمی اختلافات کس طرح رفع ہو سکتے ہیں۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہالینڈ کو کامل یقین ہے کہ صلح کی کوئی نہ کوئی صورت نکل آئیگی

فلسطینی پناہ گزینوں کی اعانت کا فیصلہ

پیرس ۲۰ نومبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کے پناہ گزینوں کے لئے چندہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے ان کی رہائش اور خورد و نوش کا بندوبست کیا جائے گا۔

صلیب احمر کے ہسپتال پر بمباری

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ گلگت میں صلیب احمر کے ہسپتال پر ہندوستانی ہوائی جہازوں نے جو بمباری کی تھی اس کے متعلق مزید تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ جیسا ایک غیر ملکی مبصر نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کل چار بم گرائے گئے تھے ایک بم ایک مکان پر گرا دوسرا ہسپتال پر۔ دو بم ابھی تک نہیں پھٹے۔

سرکاری فوجوں کی مزید کامیابی

نانکنگ ۲۰ نومبر۔ سوچاؤ میں سرکاری فوجوں کو کچھ مزید کامیابی ہوئی ہے۔ سوچاؤ نانکنگ کا دروازہ ہے۔ اس لئے یہ جنگ نہایت اہمیت رکھتی ہے۔

۲ جب تک کہ ہر فرد میں اس کا احساس نہ ہو اور اس کے لئے مناسب تیاری نہ کرتا ہو۔

تخفیف اسلحہ کی تجویز منظور ہو گئی

پیرس ۲۰ نومبر جنرل اسمبلی نے تخفیف اسلحہ کی سکیم کو بھاری اکثریت کے ساتھ منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ ایک انجمن بنائی جائے گی جو تمام ممالک کے اسلحہ اور افواج کے متعلق معلومات فراہم کرے گی۔ اس سلسلہ میں روس کی تجویز کہ فوج میں ایک تہائی کمی کر دی جائے اور ایٹمی طاقت کی ممانعت کر دی جائے مسترد ہو گئی۔

حیدرآباد ۲۰ نومبر سید قاسم رضوی پر مقدمہ چلانے کے تمام انتظامات مکمل کئے جا چکے ہیں۔ ان کو واپس حیدرآباد لا کر مقدمہ شروع کرنے کی تاریخوں کا تعین بھی کیا جا چکا ہے

زبردست حملے کی تیاریاں

لندن ۲۰ نومبر۔ آج شام بی۔ بی۔ سی کی نشریات میں بی۔ بی۔ سی کے نمائندہ کے پاکستان کے نمائندہ سے تبادلہ خیالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا کہ حکومت ہند جموں اور کشمیر میں بڑی کثرت سے اپنی فوجیں بھیج رہی ہے اور کسی بہت بڑے حملے کے لئے زبردست تیاریاں کر رہی ہے قریباً دو ہندوستانی ڈویژن کشمیر میں پہنچ چکے ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کشمیر کو سستے داموں لینا چاہتا ہے لیکن پاکستان اس لوٹ کھسوٹ کو کبھی بھی خاموشی سے برداشت نہیں کر سکتا۔

یہود کا انکار

پیرس ۲۰ نومبر اتحادی اقوام کے سات مبصر آج نجب پہنچ گئے ہیں۔ وہ یہود اور عربوں کی فوج کی نقل و حرکت کا معائنہ کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہودیوں نے اپنی فوجوں کو ان جگہوں سے جہاں وہ حالیہ جنگ سے قبل تھیں پیچھے ہٹانے سے انکار کر دیا ہے اور اتحادی ثالث کو انکار سے مطلع کر دیا ہے

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۱۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

جنوبی افریقہ کی حکومت کوئی قانون وضع نہیں کرسکتی

سینٹ میں حزب مخالف کی اکثریت سے پیدا شدہ صورت حالات

جوہنسبرگ ۲۰ نومبر۔ اس وقت جنوبی افریقہ کی حکومت کی حیثیت کچھ اس قسم کی ہوگئی ہے کہ وہ کوئی قانون نہیں بنا سکتی اور سیاسی تبصرہ نگار یہ تعجب کر رہے ہیں کہ ڈاکٹر مالان اور ان کی قوم پرست پارٹی اس سلسلہ میں کیا کرے گی۔ اسٹار کا نامہ نگار مقیم جوہنسبرگ رقمطراز ہے کہ یہ صورت حال سینٹ میں مقامی باشندوں کی رائے سے جنرل سمٹس کی اتحاد پارٹی کے دو ممبر منتخب ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اس انتخاب کی وجہ سے حزب اختلاف کو اسمبلی میں ایک اور کمیٹی میں دو ووٹوں کی اکثریت حاصل ہوگئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مالان گورنمنٹ کوئی متنازعہ فیہ قانون دونوں ایوان سے منظور نہیں کرا سکتی اور پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس میں واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حکومت اور حزب اختلاف میں بہت کم باتوں پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

اس وقت مالان گورنمنٹ کی حیثیت یہ ہے کہ مقبول عام ووٹ کی رو سے وہ اکثریت میں ہے سینٹ کے ممبروں میں وہ اقلیت میں ہے اور اسمبلی میں بھی اسے بہت معمولی سی اکثریت حاصل ہے کیونکہ اس کے ساتھ افریقن پارٹی کے ۹ ممبر ہیں۔ بہت سے تبصرہ نگار خصوصاً انگریزی اور افریقن زبانوں کے وہ اخبار جو جنرل سمٹس کی پارٹی کے حامی ہیں یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ چونکہ سینٹ پارلیمنٹ کا ایک ناقابل تقسیم حصہ ہے اور چونکہ اب ڈاکٹر مالان کا اقتدار پارلیمنٹ سے اٹھ چکا ہے اس لئے آئینی قانون اور رواج کے مطابق انہیں مستعفی ہو جانا چاہئیے اور نئے انتخابات کرانے چاہئیں۔ حکومت کے حامی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ صورت حال کی وجہ سے بہت سے مسائل پیدا ہو جائیں گے اور حزب اختلاف کو حکومت کے نظم و نسق کی راہ میں روڑے اٹکانے کا موقعہ مل جائے گا۔ لیکن ساتھ ہی ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ حکومت بغیر مستعفی ہوئے اس صورت حال پر قابو پا سکتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سینٹ کے اختیارات محض نظر ثانی تک محدود ہیں۔ وہ صرف مشورہ دے سکتی ہے اور محدود طور پر تاخیر کر سکتی ہے۔ اگر سینٹ کسی بل کو مسترد کرتی ہے تو اسے آئندہ اجلاس میں پھر پیش کیا جا سکتا ہے اور اگر سینٹ اسے پھر مسترد کر دے تو پھر اسے دونوں ایوانوں کے ایک مشترکہ جلسہ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ (اسٹار)

چیانگ کائی شیک نے امریکی ہوابازوں کی پیشکش کو مسترد کر دیا

پیکنگ ۲۰ نومبر امریکہ میں یہ تجویز کی گئی تھی کہ امریکہ سے ۳۰۰ ہواباز قوم پرستوں کے ہوائی جہازوں کو چلانے کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ لیکن اس سکیم پر عمل درآمد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اب تک مارشل چیانگ کائی شیک اس پر رضامند نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ سونے کے ڈالر ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ امریکہ کے دو سو ہواباز اشتراکیوں کو چین سے باہر نکالنے کے لئے کافی ہیں اور وہ قوم پرستوں کی فتح کا راستہ تیار کر سکتے ہیں۔ یہ تجویز کی گئی تھی کہ اس ہوائی فوج کی کمان جنرل شونالٹ کریں اور اسی طریقہ پر کریں جس طرح کہ انہوں نے نہایت کامیابی کے ساتھ امریکہ میں رضاکاروں کے گروپ کو تیار کیا ہے۔ ابھی تک مارشل چیانگ کے اختیارات بہت زیادہ وسیع ہیں۔ اسٹار کے نامہ نگار کہتے ہیں کہ جس وقت بھی وہ چاہتے ہیں فوجی اسکیموں میں تبدیلی کر لیتے ہیں۔ باخبر مبصرین کا کہنا ہے کہ مکڈن کی شکست کی ساری ذمہ داری انہیں کے سر پر ہے۔ ان کے مانچوریا کے کمانڈر وی لی ہانگ نے یہ تجویز بتائی تھی کہ قوم پرست فوجوں کو عیاری کے ساتھ جنوب کی طرف ہٹایا جائے اور پھر یک لخت ینگ کاؤ کی بندرگاہ کی طرف رخ تبدیل کر لیا جائے۔ جب مارشل چیانگ کائی شیک پیکنگ آئے تو انہوں نے اس اسکیم کو کاٹ دیا۔ اور مکڈن کی فوجوں کو واپس ہٹنے کا حکم دیا اور کہا کہ سمندر سے دور شمال مغرب کی جانب ہٹ جائیں اور اس کا نتیجہ افراتفری ہوا۔

نانکنگ سے آنے والی تمام اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک کا وقار ختم ہو رہا ہے۔ اسٹار کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اگر اشتراکیوں کو واپس بھی دھکیل دیا جائے تو بھی اس بات کا امکان ہے کہ لوگ انہیں ریٹائر ہونے اور اپنے اختیارات کسی اور کے حوالے کر دینے کے لئے کہیں گے۔ (اسٹار)

بطانوی لمحات فرصت میں بچوں کے مشاغل

لنڈن (ہوائی ڈاک سے) برطانیہ کی وزارت تعلیم کی مرکزی مشاورتی کمیٹی نے برطانیہ کے سکولوں کے بچوں کو ایک سوال نامہ بھیجا تھا۔ اس سوال نامہ کا جواب چار ہزار بچوں کی طرف سے دیا گیا ہے۔ ان بچوں میں کرسٹوفر، جیرالڈین، جمی اور جوائس بھی شامل ہیں۔ اس سوال نامے میں بچوں سے یہ دریافت کیا گیا تھا کہ لمحات فرصت میں بچوں کے مشاغل کیا ہیں۔ کرسٹوفر (۱۳ سال) نے لکھا کہ وہ فرصت کے وقت فٹ بال کھیلنا پسند کرتا ہے کیونکہ اس سے صحت اچھی رہتی ہے اور وہ سردی سے بھی بچا رہتا ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ فرصت کے وقت میں سائیکل چلانا بھی پسند کرتا ہوں۔ جمی نے یہ لکھا کہ جب بارش کی وجہ سے فٹ بال کھیلنا مشکل ہو جاتا ہے تو وہ سینما جانا پسند کرتا ہے وہ جنگل سے متعلق کہانیوں والی فلموں کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ جوائس نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ سینما میں جا کر کارٹون اور حیوانات سے متعلق فلموں کو دیکھنا پسند کرتی ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ کھلی ہوا میں کھیل کود کو بھی پسند کرتی ہے۔ جیرالڈین نے بھی گھر سے باہر کھیل کود کو پسند کیا ہے۔ لیکن اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اسے ریڈیو پر بچوں کا پروگرام سننے کا بھی شوق ہے۔

چار ہزار بچوں کی طرف سے اس سوال نامے کے جوابات وصول ہونے پر انہیں الگ الگ چھانٹ دیا گیا۔ ان جوابات کی روشنی میں مرکزی مشاورتی کونسل نے اپنی رپورٹ مرتب کی ہے۔ کونسل نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ سینکڑوں بچوں نے کرسٹوفر، جیرالڈین، جمی اور جوائس کی طرح جواب دئیے ہیں۔

برطانیہ کی وزارت تعلیم کو اب اس امر کا احساس ہو چکا ہے کہ فرصت کے اوقات میں بچوں کی جو خواہشات ہوتی ہیں انہیں پورا کرنا چاہئیے۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر گیارہ اور پندرہ برس کی درمیانی عمر کے بچوں کے لئے کلب بنائے جا رہے ہیں۔ کھیل کے میدانوں کو وسیع کیا جا رہا ہے۔ متحرک کتب خانوں اور متحرک سینماؤں کو جاری کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ کھیل تماشے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس امر کی بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ ایسے استادوں کو بھی سکولوں میں بھیجا جائے جو بچوں کو ان کے دل پسند کھیل سکھا سکیں۔ (ب ا س)

نسل کشی کی فرانسیسی توجیہہ پر پاکستانی نمائندے کی نکتہ چینی

پیرس ۲۰ نومبر۔ نسل کشی (جینو سائڈ) کے متعلق چھٹی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے نمائندہ مسٹر آغا شاہی نے نسل کشی کے متعلق فرانسیسی نمائندہ کے بیان کو "انسانیت کے خلاف ایک جرم" قرار دیا۔ کیونکہ نمائندہ مذکور کے بیان میں اس جرم کو جرائم کی تین قسموں میں رکھا گیا تھا۔ نمائندہ نے کہا کہ یہ جرائم نورمبرگ کی بین الاقوامی عدالت کے احاطہ عمل میں آتے ہیں اس لئے یہ انہی جرائم کی فہرست میں آئیں گے جو دوران جنگ میں انسانی گروہوں پر کئے جاتے ہیں۔

مسٹر آغا شاہی نے کہا کہ اس کمیٹی نے جو کنونشن منظور کی تھی اس کی دفعہ اول کے مضمون سے یہ بیان متضاد ہے کیونکہ اس دفعہ میں واضح طور پر یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ خواہ نسل کشی کا جرم دوران جنگ میں کیا جائے یا زمانہ امن میں بین الاقوامی قانون کے تحت وہ ایک جرم ہے۔ نورمبرگ کی عدالت کے ایک فیصلہ میں فرانسیسی ترمیم کے متعلق انہوں نے کہا کہ "میرا وفد کسی طرح بھی اس بات پر متفق نہیں ہے کہ اس کنونشن کے قانون کو طے کرنے کے لئے یہ مناسب بنیاد قرار پا سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے ماتحت کوئی بڑا اصولی اتفاق نہیں ہے اور نہ ہی منشور کی رو سے یہ بات جائز ٹھہرتی ہے کہ ہم ایک معاملہ سے دوسرے معاملہ میں محض مثالوں پر عمل کرنے بیٹھ جائیں۔ (اسٹار)

والٹن کے ہوائی اڈے پر ایک طیارہ گر کر پاش پاش ہو گیا

لاہور ۲۰ نومبر۔ والٹن کے ہوائی مستقر پر کل شمالی ہند کی فلائینگ کلب کا ایک طیارہ سطح زمین سے ایک گز کی بلندی پر پرواز کرتے کرتے یکدم الٹ کر اپاگرا کہ تباہ ہو گیا۔

یہ طیارہ ٹائیگر ماتھ تھا جہاز گرتے ہی بالکل تباہ ہو گیا۔ لیکن اس کا جہاز ران مسٹر غیاث معجزانہ طور پر بالکل صحیح و سالم رہے۔ جہاز نے گرتے وقت لوہے کی تاروں سے ٹکر کھائی اور ان کو بالکل توڑ دیا۔ جہاز پروں کے بل زمین پر گرا اور پاش پاش ہو گیا۔ شہری ہوابازی کے حکام اس حادثے کی سرگرمی سے تحقیق کر رہے ہیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

روزنامہ الفضل
۲۱ نومبر ۱۹۴۸ء

اسلام ہی موجودہ دنیا کو اپیل کر سکتا ہے

ہم نے کل ان کالموں میں عرض کیا تھا۔ کہ مغرب اس وقت مذہب کی تلاش میں ہے۔ کیونکہ جمہوریت کے دلدادہ ممالک اشتراکیت کی انتہائی قسم کی مادہ پرستی کے بہت شاکی نظر آتے ہیں۔ دوسری چیز جو اشتراکیت میں خوفناک نظر آتی ہے۔ وہ انسان کی فکری اور مذہبی آزادی کا چھن جانا ہے۔ اشتراکیت بالبداہت ایک تشددی نظام کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ یہ انسان کی زندگی کے ایک ہی پہلو کو وقعت اور اہمیت دیتی ہے۔ اور وہ اس کا مادی پہلو ہے۔ جو سراسر انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ جب تک انسان کے دیگر مختلف رجحانات کو مقید نہ رکھا جائے۔ اور تشددی نظام سے لوگوں کے دوسرے جذبات کو دبا نہ دیا جائے۔ اس وقت تک یہ غیر فطری تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔

باوجود اس کے کہ اشتراکیت ایک غیر فطری تحریک ہے۔ اور بغیر تشددی نظام کے قیام پذیر نہیں ہو سکتی۔ کمزور اور محکوم لوگوں کے لئے اس کی پہلی جھلک نہائت دلاویز ثابت ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ قومیں جو ایک مدت سے اپنے سے طاقتور قوموں کا شکار رہتی آئی ہیں۔ وہ اشتراکیت کی پہلی جھلک میں لیلائے آزادی کا جلوہ دیکھتی ہیں۔ اور ان کے دلوں میں ان جابر اور حاکم قوموں کے خلاف جذبات نفرت فوراً ابھر آتے ہیں۔ جو ان کی لوٹ کھسوٹ پر اپنی برتری اور اپنے عیش وعشرت کی عمارت تعمیر کئے ہوئے ہیں۔ ایشیائی ممالک میں اشتراکیت کی یہ پہلی جھلک ایسی کارگر ثابت ہو رہی ہے۔ کہ جمہوریت کی علمبرداری کا دعوےٰ کرنے والی قومیں جو حقیقت میں اپنے ذاتی لیکن دنیا کو دکھانے کے لئے تمام دنیا کے مفاد کے لئے اس کے خلاف اعلانی جنگ کر رہی ہیں۔ ان کے اس پہلے حملے کی کامیابیوں سے لرزہ براندام ہیں۔ ایک طرف تو یہ جمہوری سرمایہ دار قومیں زیادہ سے زیادہ فوجی طاقت پیدا کرنے اور خطرناک جنگی سامان مہیا کرنے میں مصروف ہیں۔ تو دوسری طرف وہ اس کی بھی خواہشمند ہیں کہ اشتراکیت کا یہ خوفناک سیلاب بغیر جنگ و جدل کے تھم جائے۔ اور ان قوموں کی ذہنیت کو جو اس کا آسانی سے شکار ہو سکتی ہیں اس طرح قابو میں کر لیا جائے کہ اس کا جادو نہ چل سکے۔

ان قوموں اور ممالک کو اپنے زیر اثر رکھنے کے لئے جو اخلاقی قوت وہ استعمال کر رہی ہیں۔ وہ دنیا میں پائدار امن کے قیام کی صرف خالی خولی امیدیں ہیں جو کسی ٹھوس بنیاد پر قائم نہیں ہیں۔ محکوم اور کمزور قوموں کے ذکر کے علاوہ ان قوموں کو سب سے بڑی مشکل جو درپیش ہے وہ یہ سوال ہے۔ کہ وہ خود اپنے ملک اور قوم میں سوسائٹی کے مختلف طبقات میں کس طرح توازن قائم رکھ سکتی ہیں۔ سرمایہ داری نظام نے خود اپنے ملکوں میں ایسے متضاد الخیال اور باہم متصادم فریق پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ ان کے مسائل کی گتھیاں سلجھانا ہی سخت مشکل ہو رہا ہے۔ مزدوروں اور آقاؤں کی معاندانہ کشمکش صریحاً اشتراکیت کے لئے زمین ہموار کرتی چلی جا رہی ہے۔ سرمایہ داری شکنجہ کی گرفت اتنی مضبوط اور متشددانہ ہے۔ کہ یہ بظاہر جمہوری نظام سختی اور تشدد میں تقریباً وہی کچھ بن کر رہ گیا ہے۔ جس کا الزام وہ اشتراکیت پر عائد کرتا ہے۔ یعنی دراصل یہ نظام بھی اس طرح سرمایہ داری اور متشددانہ اصولوں پر چل رہا ہے۔ جس طرح روسی نظام۔ اس کا نتیجہ واضح ہے۔ کہ وہ لوگ جو یہاں سرمایہ داری کی چکی میں پس رہے ہیں۔ اسی طرح اشتراکی تحریک کی پہلی جھلک سے متاثر ہو رہے ہیں۔ جس طرح محکوم اور کمزور اقوام۔ خود ان ممالک میں غریب۔ اور نادار طبقہ ہی نہیں۔ بلکہ متوسط طبقہ بھی اشتراکیت کا دلدادہ بن رہا ہے۔ اور ان کا زوردار طاقت حکومتیں بڑی طرح محسوس کر رہی ہیں اور نہائت مشکل سے ان اٹھتی ہوئی موجوں کو تھامے ہوئے ہیں۔ اور ہر وقت خطرہ لگا رہتا ہے۔ کہ یہ آتشیں مادہ کہیں پھوٹ نہ پڑے اور تمام نظم و نسق کو راکھ کا ڈھیر بنا کر نہ رکھ دے۔

ہر ایسے ملک میں سمجھدار لوگ جنگی تیاریوں کے علاوہ ایسی تدبیریں سوچنے میں مصروف ہیں۔ جن سے ملک کی یہ اندرونی طبقاتی جنگ بھی رک جائے۔ اور دنیا کے دوسرے ممالک بھی اشتراکیت کی آغوش میں جانے سے بچ جائیں۔

ایسے سمجھدار لوگوں میں سے ایک ایسی جماعت بھی معرض ظہور میں آ رہی ہے۔ جو سمجھتی ہے۔ کہ اشتراکی سیلاب کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ مذہب کا احیا کیا جائے۔ اور عوام کو اخلاقی اور مذہبی تعلیم دینے کے انتظامات کئے جائیں۔ جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا ہے۔ ان لوگوں کا خیال یہی ہے کہ مسیحیت کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے وہیں یہ بھی عرض کیا تھا مغربی اقوام میں اب مسیحیت کا دوبارہ زندہ ہونا محال نظر ہی نہیں بلکہ مغرب کی موجودہ ذہنیت کے لحاظ سے ناممکن نظر آتا ہے۔

اشتراکیت کے ہوّے نے اتنا سا اچھا کام ضرور کیا ہے۔ کہ ان مغربی اقوام کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ جو مادی اور دنیاوی دانشمندی کی پگڈنڈی پر سرپٹ دوڑتے جا رہے ہیں ایک لمحہ کے لئے کھڑے ہو کر سوچنے لگے ہیں۔ کہ وہ کہیں گمراہ تو نہیں ہو گئے یقیناً یہ آثار اچھے ہیں۔ اور امید بندھتی ہے کہ اشتراکیت نے جو ان اقوام کے دلوں کو راہ راست معلوم کرنے کے لئے سوچ میں ڈال دیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ صحیح نتیجہ پر پہنچ جائیں۔ اور ان زخموں کا جو ان کی خود پرستی کی شمشیر انسانیت کے جسم پر لگا چکی ہے علاج کرنے کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ موجودہ مسیحیت ان کے درد کا چارہ نہیں ہے۔ اور نہ کوئی اور رسمی اور توہمات پر مبنی مذہب ان کی تسلی کر سکتا ہے۔ یقیناً ان لوگوں نے اب سمجھ لیا ہے۔ کہ نری دنیاوی دانشمندی پوری طرح ان صداقتوں کو معلوم نہیں کر سکتی۔ جو انسانی زندگی کو اعتدال پر رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیاوی عقل انسان کی بہت کچھ راہ نمائی کرتی ہے۔ لیکن انسانی زندگی کی جڑیں اس دنیا کی سطح تک محدود نہیں ہیں بلکہ مابعد الطبعیات کے حدود سے پرے تک چلی گئی ہیں۔ جب تک ان جڑوں کو ہرا نہ رکھا جائیگا۔ اس وقت تک انسانی زندگی کا درخت صحت ور اور لذیذ پھل نہیں دے سکتا۔ لیکن یہ مابعد الطبعیات کا عالم کوئی وہمی یا قیاسی عالم نہیں ہے۔ جب تک کسی یقینی ذریعہ سے ایسے حقیقی عالم کا علم نہ ہو۔ اس وقت تک اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ انسانی عقل کسی ایسے وہمی عالم کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جس کو تجربہ اور مشاہدہ سے نہ ثابت کیا جا سکے۔

موجودہ مذاہب میں سے عیسائیت اور نہ برہمن ازم نہ بدھ ازم اور نہ یہودیت موجودہ ترقی یافتہ دل ودماغ والے انسان کو مطمئن کر سکتے ہیں۔ ان تمام مذاہب کی جو چیز مشترکہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ اس زمانہ کی یادگار ہیں۔ جب خود اللہ تعالےٰ کسی خاص قوم یا ملک کے لئے اس کے خاص حالات کے مطابق خاص تعلیم اپنے بندوں کے ذریعہ ارسال کرتا تھا۔ اس لئے ان مذاہب کی تعلیم جزوی حیثیت رکھتی ہے۔ اور صرف زندگی کے ایک یا دو پہلوؤں کو جو اس قوم اور اس وقت کے لئے خصوصاً ضروری تھے۔ نمایاں کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ ان مذاہب میں خاص خاص باتوں کو عملاً مبالغہ کی حد تک پہنچا دیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ امتداد زمانہ کے ساتھ ان مذاہب کی پیرو قومیں اس خاص پہلو میں اعتدال کی حدود سے تجاوز کر گئی ہیں۔ کسی بات میں حد اعتدال سے بڑھ جانا انسانی خاصہ ہے۔ لیکن جب مذہب ایک خاص پہلو پر زور دیتا ہو تو یقیناً مبالغہ کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ الغرض ان تمام مذاہب کی تعلیم اس حد تک بھی جو خدا کی طرف سے تھی جزوی حیثیات رکھتی تھی۔ مکمل تعلیم نہیں تھی اور یہ مذاہب ارتقائے حیات کے اس دور سے پہلے کے ہیں۔ جس دور میں اللہ تعالےٰ کی مشیت میں انسانی دل ودماغ اپنی تکمیل کی آخری منزل میں داخل ہونے والا تھا۔ ہم اس بات کو اپنے کسی قریب کے گزشتہ اداریہ میں بنی اسرائیل کی مثال سے واضح کر چکے ہیں۔ بوجوہات مندرجہ بالا یہ مذاہب ایک ترقی یافتہ انسان کو اپیل نہیں کر سکتے۔ دنیا میں اب صرف ایک ایسا مذہب ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو علمی طور پر اپنے اصول پیش کرتا ہے۔ اور وہ اصول عقلی کسوٹی پر کھرے ثابت ہوں ظاہر ہے کہ ایسا مذہب وہی ہو سکتا ہے جو انسانی فطرت کے مطابق ہو۔ اور ہر لحاظ سے مکمل ہو۔ اور جس کے اصول حیات انسانی کے ہر پہلو کے تدریجی ارتقا کے لئے ایک معتدل تعلیم پیش کرتے ہوں۔ دنیا میں اس وقت صرف ایک ہی مذہب ہے۔ جس کو دعوےٰ ہے کہ وہ ہر لحاظ سے مکمل تعلیم پیش کرتا ہے اور وہ اسلام ہے۔ کیا مسلمانوں کا فرض نہیں ہے۔ کہ وہ اس مکمل مذہب کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ دنیا صحیح مذہب اختیار کر کے اس عذاب سے نجات حاصل کر لے۔ جو اس پر آ رہا ہے۔

ربوہ کے گردونواح میں زمین کی خرید کے متعلق ضروری اعلان

معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ ربوہ کے گردونواح میں زمین کی خرید کی ممانعت کے اعلان کو عملاً اس طرح باطل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ زمین بجائے خرید کرنے کے لمبی لیز یعنی لمبی میعاد والے ٹھیکے پر لے رہے ہیں۔ ایسے احباب کا یہ فعل سلسلہ کے مفاد کے صریحاً خلاف ہے۔ اور اس مقصد کو ناکام کر دیتا ہے۔ جس کے لئے یہ ممانعت کی گئی تھی۔ اس لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحب ربوہ کے گردونواح میں سلسلے کی اجازت کے بغیر زمین خریدینگے یا لیز یعنی لمبے ٹھیکے پر لیں گے۔ یا کسی اور طریقے سے اس ممانعت کو عملاً باطل کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو انہیں اس خلاف نظام حرکت پر جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔

اسسٹنٹ سکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ جودھامل بلڈنگ لاہور

حُسنِ اتفاق

از مکرم خواجہ غلام نبی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور

"حسن اتفاق" کے الفاظ تو بیسیوں دفعہ سنے اور بیسیوں ہی دفعہ خود بھی استعمال کئے لیکن قادیان سے آنے کے بعد دو مواقع ایسے پیش آئے۔ جب کہ یہ الفاظ اپنے اصلی اور حقیقی معنوں میں زبان سے نکلے ذیل میں احباب کی دلچسپی کے لئے ان کا ذکر کرتا ہوں۔

پہلا موقع تو اس طرح پیش آیا کہ میں نے دسمبر ۱۹۴۷ء تا اپریل ۱۹۴۸ء کے ایام اپنے پٹی ضلع لاہور کے رشتہ داروں کے ہاں کوٹ رادھا کشن کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں میں گذارے میں قریباً روزانہ کوٹ رادھا کشن اپنے نام کے خطوط وغیرہ لینے کے لئے جاتا اور کوئی روزانہ اخبار بھی خرید لاتا۔ ایک دن جو میں بازار میں سے گذرا۔ تو ایک چھوٹی سی دوکان جو نام ہی کا دوکان تھی۔ کیونکہ اس میں چند نہایت معمولی اور ادنیٰ درجہ کی فروختنی اشیاء کے سوا کچھ نہ تھا۔ تین چار آدمی بیٹھے دیکھے ان میں سے ایک دوسرے سے کچھ لکھوا رہا تھا جب میں بالکل قریب پہنچا تو لکھوانے والے کے یہ الفاظ میرے کان میں پڑے "ڈاکخانہ قادیان" میں یہ الفاظ سنکر چونکا۔ اور دوکان میں جا کر لکھوانے والے سے پوچھا۔ یہ قادیان کہاں ہے۔ اور تم کیا لکھوا رہے ہو۔ اس نے بتایا یہ قادیان ضلع گورداسپور میں ہے اور اس کے قریب ایک گاؤں جوگی چیمہ ہے وہاں خط لکھوا رہا ہوں۔ میں نے کہا۔ خط میں کیا لکھ رہے ہو۔ اس نے کہا وہاں ہمارے کچھ رشتہ دار ہیں۔ ان کی طرف سے خط آیا تھا اس کا جواب لکھوا رہا ہوں۔ میں نے کہا میں بھی اسی قادیان کا رہنے والا ہوں۔ اس پر اس نے وہ خط میرے ہاتھ میں دیدیا۔ اس میں لکھا تھا کہ فلاں فلاں رشتہ دار مارے گئے ہیں اور ہم نے بخوشی سکھ دھرم قبول کر لیا ہے جس طرح بھی ممکن ہو۔ تم ہمارے ساتھ ملاقات کرنے کی کوشش کرو۔ نیچے نام مہر دین عرف رام سنگھ لکھا تھا۔ یہ خط کسی خدا ترس ہندو نے ان کو لکھ کر دیا تھا۔ اور اپنی طرف سے لکھا تھا کہ یہ لوگ بہت تکلیف میں ہیں ان کو یہاں سے لے جانے کا جس طرح بھی ہو سکے انتظام کر لو۔

میرے دریافت کرنے پر اس نے بتایا۔ کہ یہ میرے سسرال کے رشتہ دار ہیں۔ میرا وطن ضلع امرتسر میں تھا۔ میری بیوی بھی اپنے والدین کے پاس تھی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ گم ہے باقی چار پانچ مرد اور سات آٹھ عورتیں اور بچے وہاں ہیں۔ جن کی طرف سے یہ خط ہے۔ مگر ان کی مخلصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی میں نے دو تین بار وہاں جانے کی کوشش بھی کی ہے۔ مگر کوئی انتظام نہیں ہو سکتا۔ میں نے اسے تسلی دی۔ اور اس سے ضروری معلومات حاصل کر کے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو لاہور اطلاع دی۔ آپ نے بواپسی بذریعہ عنایت نامہ مجھے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کو تسلی دیں۔ اور تحریر فرمایا کہ اگرچہ مشکلات بے حد ہیں۔ تاہم ان کے رشتہ داروں کو وہاں سے لانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی اور متعلقہ محکموں سے خط و کتابت شروع کر دی گئی ہے۔

بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کوشش خدا تعالیٰ کے فضل سے کارگر ثابت ہوئی۔ اور وہ لوگ مرد عورتیں۔ بچے بخیریت پاکستان پہنچ گئے۔ اور "سکھ دھرم" کو جسے مجبوراً ان کو لکھنا پڑا تھا کہ بخوشی قبول کر لیا ہے۔ وہاں ہی چھوڑ آئے۔ یہ ایک حسن اتفاق کا نتیجہ تھا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ چند ہی روز ہوئے۔ ماڈل ٹاؤن میں حسب معمول ایک شخص یہ صدا دیتا ہوا گذرا۔ کہ ردی اخبار کتابیں بیچ لو۔ خالی بوتلیں بیچ لو۔ میرے پاس چند روزانہ اخبار کے پرچے بیکار پڑے تھے۔ میں نے اسے بلایا۔ اور وہ پرچے اس کے آگے ڈال دیئے۔ جب وہ تولنے لگا تو میرے ایک لڑکے نے جو پاس ہی کھڑا تھا اچانک اس کا ہاتھ تھام کر انگوٹھی دیکھی۔ جسے وہ شخص پہنے ہوئے تھا۔ مجھے یہ کچھ عجیب سی بات معلوم ہوئی۔ اور میں نے پوچھا کیا ہے۔ لڑکے نے بتایا۔ اس انگوٹھی پر۔ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ لکھا ہے۔ اس پر مجھے بھی دلچسپی پیدا ہوئی اور میں نے اس سے پوچھا۔ یہ انگوٹھی تم نے کہاں سے لی۔ اس نے بتایا۔ کلکتہ میں ایک پلٹن تھی۔ جس میں میرا بھائی موچی کا کام کرتا تھا۔ اس پلٹن کے ایک ملازم نے اسے یہ تحفہ دیا تھا۔ پھر اس نے بتایا۔ یہ بڑی قیمتی اور مقدس چیز ہے۔ میں انبالہ کا رہنے والا ہوں ہم لوگ سخت خطرات میں گھر گئے تھے۔ ہمارے کئی آدمی قتل کر دیئے گئے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ میں اسکی برکت سے بچ گیا۔ اور زندہ و سلامت پاکستان پہنچ گیا

اس کے بعد اس سے احمدیت کے متعلق کچھ باتیں ہوئیں۔ وہ چلا گیا اور حسن اتفاق کی یاد چھوڑ گیا۔

حدیثُ النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

اپنے آپ کو دوسرے سے بڑا نہ سمجھو!

(ترجمہ از حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ)

حضرت عیاض رضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تم لوگ خاکساری اختیار کرو۔ یہاں تک کہ کوئی اپنے آپ کو ایک دوسرے سے بڑا نہ سمجھے۔ اور نہ کسی پر کسی قسم کا فخر کرے (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

تکبّر سے بچو

تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر عقل اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا غرور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے۔ وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا ہی نے اسکو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ (نزول المسیح ص۲۳)

اگر آپ مرکز احمدیت پاکستان یعنی ربوہ میں زمین خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ تو تفصیلات کے لئے حسب ذیل پتے پر تحریر فرمائیں۔

اسسٹنٹ سکرٹری کمیٹی آف دی ربوہ جودھامل بلڈنگ لاہور

الحاج عبد العزیز اسماعیل مرحوم

قبلہ بزرگوارم حضرت والد صاحب الحاج عبد العزیز اسماعیل صاحب حرکت قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے ۱۳ ماہ حال کو بوقت تقریباً ۱ بجے دوپہر اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قبلہ والد صاحب مرحوم احمدیت کے شیدائی تھے۔ اور آپ نے بہت متین اور سنجیدہ طبیعت پائی تھی۔ زندگی کا بیشتر حصہ ممالک غیر میں بسر کرنے کے باوجود بہت سادہ طبع تھے۔ غریب رشتہ داروں کے علاوہ عموماً بیوگان اور محتاج لوگوں کی مدد اپنا فرض سمجھتے تھے چنانچہ کئی ایک گمنام محتاج لوگوں کو اپنی آخری عمر تک مالی مدد دیتے رہے۔ مرحوم اپنے پیچھے دو بیویاں اور سات بچے چھوڑ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے عموماً اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے خصوصاً درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا فرمائیں۔ اور کہ اللہ تعالےٰ غریق رحمت فرما دے۔ جن دوستوں نے اظہار ہمدردی اور تعزیت فرمائی ہے۔ ان کا انفرادی شکریہ ادا کرنے سے معذور ہوں۔ اور بذریعہ اخبار ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرما دے۔ آمین

خاکسار یونس عزیز ولد عبد العزیز اسماعیل محلہ اسلام آباد (شہر سیالکوٹ)

بابو علی حسن صاحب احمدی کہاں ہیں

بابو علی حسن صاحب احمدی برپلی۔ جو شیخوپورہ میں مقیم تھے۔ معلوم ہوا تھا کہ وہ وہاں سے منٹگمری گئے تھے۔ لیکن وہ وہاں نہیں ہیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کوئی اور دوست ان کے متعلق علم رکھتے ہوں۔ ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

غلام احمد ظہور شاہجہانپوری (فیاض ٹی سٹال) جودھامل بلڈنگ۔ لاہور۔

درخواست دُعا

حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مقیم پشاور کے تازہ خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عام صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ مگر فالج کے مرض میں کوئی نمایاں افاقہ نہیں ہے۔ احباب حضرت خانصاحب کی صحت کاملہ کے لئے درد دل کے ساتھ التزاماً دعا فرماتے رہیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں نہ کہ ایڈیٹر سے۔ (ایڈیٹر)

لنڈن میں ارجنٹائن افریقہ اٹلی اور جرمنی کے

مبلغین اسلام کی آمد

نومسلم احمدی احباب کی ایمان افروز تقاریر

از مکرم جناب مقبول احمد صاحب ذبیح سیکرٹری جماعت احمدیہ لنڈن

مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو چار مجاہدین (مولوی محمد صدیق صاحب از سیرالیون مولوی محمد عثمان صاحب از اٹلی۔ مولوی عبد القادر صاحب از پاکستان اور عبد الشکور صاحب کنزے از جرمنی) کے اعزاز میں زیر صدارت چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن ایک پبلک میٹنگ منعقد کی گئی تلاوت قرآن کریم کے بعد صاحب صدر نے میٹنگ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حاضرین سے ہر ایک مجاہد کا تعارف کرایا۔ جس کے بعد لنڈن مشن کی طرف سے مولوی عبد الرحمن صاحب نے اپنے مجاہد بھائیوں کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا آج ہم اپنے چار مجاہد بھائیوں کی آمد پر انہیں خوش آمدید کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ مولوی محمد صدیق صاحب انگلستان سے مغربی افریقہ جانے کے آٹھ سال بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ اور اب مرکز کی ہدایات کے ماتحت پاکستان واپس جا رہے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی کو اسلام کی خاطر وقف کر کے پسماندہ ملک میں اشاعت دین کا فریضہ ادا کیا۔ آپ کے زمانہ میں سیرالیون میں مساجد تعمیر ہوئیں، سکولوں کا افتتاح ہوا۔ اور وہاں اللہ تعالے کے فضل سے کئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ آپ نے وہاں عمدہ کام کر کے ہمارے لئے اچھی مثال قائم کی ہے۔ اللہ تعالے آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور مزید خدمات کی توفیق بخشے۔ ہم اپنے بھائی مولوی محمد عثمان صاحب کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ تقریباً دو سال اٹلی میں رہ کر آئے ہیں۔ جہاں آپ نے اٹیلین زبان سیکھنے کے علاوہ نمایاں طور پر اشاعت اسلام کا فریضہ ادا کیا۔ اللہ تعالے آپ کو جزائے خیر دے۔ اور مزید خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم مولوی عبد القادر صاحب کا بھی خیر مقدم کرتے ہیں آپ ارجنٹائن جانے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ آپ نے اب مجاہدانہ زندگی میں قدم رکھا ہے اللہ تعالے آپ کے ذریعہ اس ملک میں لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ اور اس طرح آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالے کی توحید اور اسلام کا نام بلند ہو۔ آمین

عبد الشکور صاحب کنزے کا خیر مقدم کرتے ہوئے آپ نے کہا انہوں نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی ہے۔ اور اب مذہبی تعلیم کے حصول کے لئے پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ دوسرے یورپین واقف زندگی ہیں۔ جنکو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے براہ راست روحانی فیوض حاصل کرنے کا موقعہ ملے گا۔ اللہ تعالے آپ کو روحانی علوم سے فیضیاب کرے۔ اور پھر اسلام کا نام بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس موقعہ پر مسٹر بلال نٹل (Bilal Nuttall) اور فرید احمد صاحب کلیٹن (Farid Ahmad Clayton) نے بھی مختصر تقاریر کے دوران میں مجاہدین کا خیر مقدم کرتے ہوئے نہایت قابل قدر جذبات کا اظہار فرمایا۔

مسٹر فرید احمد صاحب کلیٹن نے اپنی تقریر کے دوران میں اسلام کی اس خوبی کا خاص طور پر ذکر کیا۔ کہ جس نے آپ کو اسلام کے مطالعہ پر مجبور کیا۔ اور بالآخر آپ کو دین حق قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے فرمایا وہ چیز جو نے میرے دل پر سب سے زیادہ اثر کیا وہ اسلامی اخوت ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جو باقی تمام ادیان کے مقابلے میں نسل و قوم اور رنگ وغیرہ کے امتیازات کو مٹا کر دنیا کو ایک نقطہ مرکزی پر جمع کرتا ہے۔ اور اسلام کی یہی خوبی ہے جو دنیا پر از خود ظاہر ہو کر اس کی صداقت کو آشکار کرتی رہتی ہے۔ اور مخالفین بھی اپنے آپ کو اس کے اعتراف پر مجبور پاتے ہیں۔ اللہ تعالے رب العالمین ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالے کے نزدیک تمام اقوام اور تمام نسلیں خواہ وہ گورا ہو یا کالی سب برابر ہیں۔ اسی طرح ہمارے آقا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے اعضا ہیں۔ اور اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تو تمام جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ پس ہمارے یہ مجاہد بھائی جو مختلف ممالک سے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور جن کے اعزاز میں یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی آمد پر طبعی طور پر ہمارے دل خوشی سے لبریز ہیں۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مجاہد سیرالیون مولوی محمد عثمان صاحب مبلغ اٹلی اور مولوی عبد القادر صاحب ضیغم نے ایڈریس کے جواب میں مختصر تقاریر کرتے ہوئے لنڈن مشن کا شکریہ ادا کیا۔ اور احباب سے اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

عبد الشکور صاحب کنزے نے اپنی قبول اسلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جب میں جنگی قیدی کی حیثیت سے لنڈن میں موجود تھا۔ تو امام صاحب مسجد لنڈن کے ذریعہ مجھے اسلام کی دعوت پہنچی۔ اور ان سے لٹریچر حاصل کر کے میں نے دین اسلام کا بغور مطالعہ شروع کیا۔ اسلام کی حقانیت میرے دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ اور بالآخر میں نے انشراح صدر کے ساتھ اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد مجھے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کی توفیق ملی۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ میری زندگی میں سب سے زیادہ خوشی کا وہ دن تھا کہ جب مجھے یہ اطلاع ملی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے میرا وقف منظور فرمایا ہے۔ اب مجھے اپنی تعلیم کے حصول کے لئے پاکستان آنے کا حکم ملا ہے۔ اللہ تعالے مجھے اس مقصد میں کامیاب کرے۔ اور اسلام کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے عبد الشکور صاحب کنزے اپنی ابتدائی ملاقات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ ۱۹۴۶ء میں میں ان کی طرف سے خط موصول ہونے پر جنگی قیدیوں کے کیمپ میں ان سے ملنے گیا۔ اور جب انہیں ملاقات کے لئے لایا گیا۔ تو انہوں نے فرط محبت میں بغلگیر ہو کر انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔ پھر کیمپ میں دونوں نے اکٹھے نماز پڑھی۔ جس میں میں نے خدا تعالے کے حضور دعا کی کہ وہ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اسی طرح ۱۹۴۷ء میں جب میں سخت بیمار تھا تو عبد الشکور صاحب کنزے مجھ سے ملنے کے لئے ہسپتال آئے۔ میں اس وقت زیادہ کلام نہ کر سکتا تھا۔ دھیمی آواز میں میں نے ان سے کہا کنزے میں تم پر فخر کرتا ہوں۔ مجھے مایوس نہ کرنا۔ اللہ تعالے کا شکر ہے کہ آپ نے مجھے مایوس نہیں کیا۔ اور آج میں آپ کو مجاہدین احمدیت کی صف میں دیکھ کر قلبی مسرت محسوس کر رہا ہوں ۱۹۴۶ء میں خدا تعالے نے ایمان کا جو ننھا سا بیج ایک جرمن قیدی کے دل میں بویا تھا۔ وہ آج ایک چھوٹے سے پودے کی شکل میں پھوٹ نکلا ہے۔ اور خدا تعالے کی مشیت کے ماتحت وہ رہائی کے بعد احمدیت کی غلامی میں ایسا جکڑا گیا ہے۔ کہ آج غازیوں میں کھڑا نظر آ رہا ہے۔ اے کنزے تم خوش نصیب ہو۔ جاؤ خوشی خوشی اپنے آقا کے قدموں میں جاؤ اور سینے کو تعلیم دین سے مزید منور کرو۔ ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ خدا تعالے تمہارے مستقبل کو شاندار بنائے۔ کیونکہ تمہارا مستقبل اب تمہارا نہیں بلکہ احمدیت کے مستقبل کے ساتھ ہو جانے کے باعث قوم کے مستقبل کا ایک جزو ہے اتفاق سے کرسی صدارت کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل الہام آویزاں تھا۔

I shall glorify thee unto the Corners of the Earth and shall exalt thy name and shall cause men to love thee

ان مقدس الفاظ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے کہا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ آج سے قریباً نصف صدی قبل آپ نے اعلان کیا۔ کہ خدا تعالے نے مجھ سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک ان الفاظ کی صداقت کی گواہی دے سکتا ہے۔ آج ہم مسیح پاک کی بستی سے سات ہزار میل دور یہاں نام احمد کی تمجید کے لئے جمع ہیں اور گو ہمارا یہ اجتماع مختصر ہے۔ لیکن مختلف ممالک کے حاضرین پر مشتمل ہوتے ہوئے اس الہام کی صداقت مبرہن کر رہا ہے۔

تقریر کے آخیر میں صاحب صدر نے افریقہ میں تبلیغ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ لنڈن مشن کا افریقہ سے گہرا تعلق ہے اور وہ یہ کہ اس کی بنیاد خدا تعالے نے ایک مبلغ انگلستان کے ہاتھوں سے رکھوائی۔ وہ غازیٔ اسلام جن کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ میرے ایک پیشرو الحاج حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالے عنہ تھے جو آج سے چند ہفتے قبل اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان کی وفات کے بعد یہ ہماری پہلی پبلک میٹنگ ہے ان احسانات کے پیش نظر جو ان کے لنڈن کی جماعت پر ہیں اور ان خدمات کو سامنے رکھتے ہوئے جو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں انہوں نے مختلف ممالک میں سرانجام دیں۔ میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ احباب کے سامنے مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پیش کروں۔

"ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ انگلستان حضرت الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالے عنہ کی وفات پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں حضرت مولانا نیر صاحب مرحوم مسیح موعود علیہ السلام کے ممتاز صحابہ میں سے تھے اور جماعت احمدیہ انگلستان کے ابتدائی مبلغین میں شامل تھے۔ ایک عرصہ تک جماعت انگلستان کے امیر اور امام رہنے کے بعد آپ ایک تاریک ملک کو نور احمدیت سے منور کرنے کے لئے مغربی افریقہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کو ایک نئے مشن کی بنیاد ڈالنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہم اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کے ساتھ بھی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت نیر صاحب کی وفات کی وجہ سے ایک وفا شعار خادم آپ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ نیز جماعت انگلستان حضرت نیر صاحب مرحوم کے خاندان کے ساتھ انکے غم میں شریک ہوتے ہوئے دست بدعا ہے اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

مغربی پنجاب کے جنگلات، ان کی نوعیت اور اہمیت

مغربی پنجاب میں جنگلات کا مجموعی رقبہ کم و بیش نو لاکھ چھپن ہزار ایکڑ ہے۔ اور یہ جنگل صوبہ کے پہاڑی اور میدانی دونوں علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ پہاڑی جنگل دو قسم کے ہیں ایک سوئی نما پتی والے درختوں کے اور دوسرے چوڑی پتی والے درختوں کے۔ سوئی نما پتی والے درخت سطح سمندر سے اڑھائی تین ہزار فٹ کی بلندی سے اوپر واقع ہیں اور چوڑی پتی والے اونچے پہاڑوں کی شمالی ڈھلانوں پر اور نچلی پہاڑیوں پر پائے جاتے ہیں۔ ان کا مجموعی رقبہ کوئی چھ لاکھ بیاسی ہزار ایکڑ ہے۔ میدانی جنگلات میں نہری درخت (پلانٹیشن) اور دریائی بیلے شامل ہیں اور ان کا کل رقبہ کوئی دو لاکھ اکہتر ہزار ایکڑ ہے۔

پہاڑی جنگلات

سوئی نما پتی والے درخت چیل (چیڑ) کائل (انفور) دیودار (دیار) پڑتل (ڈیلڈر) کے ناموں سے مشہور ہیں۔ چیل کے خودرو جنگل ڈھائی تین ہزار فٹ کی بلندی سے شروع ہو کر چھ ساڑھے چھ ہزار فٹ تک پھیلے ہوئے ہیں اور اس سے اوپر کائل کے خودرو جنگل آ جاتے ہیں۔ دیودار کے درخت کوہ مری اور کوہ پتریاٹہ پر کہیں کہیں دیکھنے میں آتے ہیں لیکن یہ درخت خودرو نہیں۔ ساٹھ ستر ہزار سال پہلے لگائے گئے تھے۔ پڑتل کوہ مری کی شمالی ڈھلوان پر پایا جاتا ہے۔ اس خطے میں چند اقسام کے چوڑی پتے والے درخت ہیں جن میں رینہ۔ بڑنگی۔ اکھوڑ (اخروٹ) بن کھوڑ کائیں۔ کالا کٹھ۔ کنڈیر۔ دسروی۔ ہاڑی بہیڑہ۔ آملا اور کنگڑ قابل ذکر ہیں۔ سملو۔ کھکھل۔ کلم۔ کنفی۔ گنجہ۔ پوسر۔ جھال۔ پھتے نمبر۔ روسی۔ اور چیڑا کی جھاڑیاں خاص خاص بلندیوں اور سمتوں پر عام ہیں۔ اور خودرو بنفشہ بھی کہیں کہیں دستیاب ہوتا ہے۔

ان جنگلوں کی تجارتی پیداوار عمارتی لکڑی اور بروزہ ہے۔ یہ دونوں چیل کے درخت سے برآمد ہوتے ہیں۔ چیل کی لکڑی مضبوط، دیرپا اور دیمک کی تباہ کاری سے قدرے محفوظ رہتی ہے۔ اس لئے نہری نوآبادیات میں اس کی مانگ کافی ہے۔ بروزہ کے قدرتی اجزاء، تارپین اور گندہ بیروزہ کشید کے بعد ادویات اور رنگ سازی میں استعمال ہوتے ہیں اور اس غرض کے لئے کثیر مقدار میں غیر ممالک کو بھیجے جاتے ہیں۔ گندہ بروزہ پارچہ بافی اور کاغذ سازی کی صنعتوں میں تیار شدہ مال کو جلا دینے کے کام آتا ہے۔ عمارتی لکڑی "انفور" اور "پڈلر" سے بھی نکالی جاتی ہے لیکن قلیل مقدار میں اور زیادہ تر مقامی ضروریات کے لئے۔ چوڑی پتی والے درختوں کی لکڑی جلانے کے کام آتی ہے اور پتے مویشی کھاتے ہیں۔ ایسے جنگلوں کا کل رقبہ اٹھاسی ہزار چھ سو (۸۸۶۰۰) ایکڑ ہے۔ اور تجارتی اغراض کے لئے ان سے کوئی تین لاکھ من سالانہ عمارتی اور سوختنی لکڑی اور پچیس ہزار من بروزہ حاصل ہوتا ہے۔ مقامی آبادی کی خانگی ضروریات کے لئے کوئی چار لاکھ من سالانہ سوختنی لکڑی اور اٹھاون لاکھ من گھاس کی برآمد اس کے علاوہ ہے۔ چوڑی پتی والے جنگل اضلاع راولپنڈی، اٹک، میانوالی، شاہپور اور جہلم کی پہاڑیوں میں واقع ہیں۔ اور ان میں سوائے راولپنڈی کے پہاڑی علاقے کے عام درخت "پھلاہ" اور "کہو" کے ہیں۔ اور جھاڑیاں "سنتہ" "درگر نذہ" اور "سکوہ" کی ہیں۔ برعکس اس کے راولپنڈی کی پہاڑیوں میں کثرت متذکرہ جھاڑیوں کی ہے۔ جن میں سے کہیں کہیں خستہ حال کہو، پھلاہ، املتاس، بہیڑہ، کمالی، کمیلا، آملہ، اور کلیاڑ نظر آتے ہیں۔ ان کا کل رقبہ کوئی چھ لاکھ ایکڑ ہے اور ان کی تجارتی پیداوار سوختنی لکڑی ہے جس کی برآمد ڈیڑھ دو لاکھ من کے لگ بھگ ہے لیکن عام حالت خراب ہے۔ اونٹ، بھیڑ، بکری کی جا و ناجائز چرائی سینکڑوں سال سے جاری ہے۔ جس کے باعث جنگلوں کا بیشتر حصہ تباہ و برباد ہو چکا ہے اور بالائی مٹی بہ کر نیچے کا پتھر نکل آیا ہے۔ جس میں گھاس کا تنکا اور پانی کا قطرہ تک نہیں ملتا۔

میدانی جنگل

میدانی جنگل بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک جو نہروں یا دریاؤں سے سیراب ہوتے ہیں اور دوسرے خشک جن کی نشوونما کا دارومدار بارش کے پانی پر ہے۔ نہروں سے سیراب ہونے والے

(باقی صفحہ سات پر)

دعائے مغفرت

احقر کے خسر مکرم مولوی غلام علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سعد اللہ پور ضلع گجرات ۱۵ نومبر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نہایت نیک بزرگ اور سلسلہ کے خادم تھے۔ جماعت سعد اللہ پور کے روح رواں تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعائے مغفرت فرمائیں۔

محمد احمد نعیم مبلغ سلسلہ احمدیہ ڈیرہ غازیخان

تجارتی اور صنعتی احباب کے لئے مژدہ

حضور اقدس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت جماعت کے جملہ صنعتی اور تجارتی ادارہ جات کو ترقی اور فروغ دینے۔ ہر قسم کی مراعات بہم پہنچانے اور ان کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لئے ایک چیمبر آف کامرس کی تشکیل کی جا رہی ہے۔ جو آپ کی فرم یا کمپنی یا کارپوریشن کی ٹریڈ کامرس اور انڈسٹری سے متعلقہ امور میں مکمل معاونت اور صحیح رہنمائی کرے گی۔

مذکورہ چیمبر آف کامرس کے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط بغرض مشورہ قانونی ماہر کے پاس بھجوائے جا چکے ہیں جو عنقریب شائع کر دیئے جائیں گے۔ ابتداً چیمبر کے ممبران سے -/۲۵ روپے بوقت داخلہ اور اسی قدر رقم بطور سالانہ فیس چیمبر کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وصول کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

امید واثق ہے کہ احباب اس اہم اور مفید قومی ایسوسی ایشن سے اپنی فرم یا کمپنی یا کارپوریشن کا تعلق قائم کرنا پسند فرمائیں گے

لہٰذا اپنے منشاء کی اطلاع مندرجہ ذیل پتہ پر جلد از جلد ارسال فرمائیں تا ادارہ آپ کی تجارتی اور صنعتی ترقی و بہبود کے کام کو بلا تاخیر شروع کر سکے۔

(بہاء الحق۔ وکیل الصنعت والحرفۃ تحریک جدید انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

شاہ فاروق نے ملکہ فریدہ اور شاہ ایران نے ملکہ فوزیہ کو طلاق دیدی

قاہرہ ۲۰۔ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ فاروق نے اپنی ملکہ۔ فریدہ کو طلاق دیدی ہے۔ ملکہ فریدہ کے بطن سے تین بچے ہوئے واضح رہے کہ ملکہ فریدہ مصر کے ایک جج کی صاحبزادی تھیں

طہران ۱۹ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رضا شاہ پہلوی شاہ ایران نے اپنی ملکہ فوزیہ کو طلاق دیدی ہے۔ شاہ ایران نے ۱۹۳۹ء میں شہزادی فوزیہ سے شادی کی تھی وہ شاہ مصر کی بہن ہیں اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ملکہ ایران کی صحت کے لئے ایران کی آب و ہوا مفید نہ تھی۔ اس لئے اڑھائی سال پہلے وہ تشریف لے گئیں۔ اور اس کے بعد وہ واپس تشریف نہ لائیں۔

سرکاری اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شاہ ایران اور ملکہ ایران کی طلاق کا اثر مصر اور ایران کے تعلقات پر ہرگز نہیں پڑے گا۔ واضح رہے کہ ملکہ فوزیہ کے بطن سے ایک لڑکی ہے جس کی عمر ۸ سال کے لگ بھگ ہے۔

ولادت

خدا تعالےٰ نے میرے گھر ۹ اور ۱۰ نومبر کی درمیانی شب کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا لڑکا عطا کیا ہے۔ مولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لطیف احمد نام تجویز کیا ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ مولود کے لئے دعا کریں۔ خدا تعالےٰ نیک اور خادم دین بنائے۔

(چودھری) محمد منیر کلرک دفتر الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور

درخواست دعا: میری والدہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:۔ (برکت اللہ جماعت احمدیہ بیرونی دہلی دروازہ لاہور)

بقیہ صفحہ ۶

جنگل یا درخت زار بیلا نٹیشن، عمارتی اور سوختنی لکڑی پیدا کرنے کے لئے تجارتی اصول پر بنائے گئے ہیں۔ اور دریائی بیلوں کا مقصد بھی تجارت کے لئے لکڑی پیدا کرنا ہے۔ ان کا عام درخت شیشم (ٹاہلی) ہے۔ نہری درخت زاروں میں اس کا ساتھی توت کا درخت ہے لیکن بعض حالتوں میں "لکاٹن" "فراش" اور "یوکلپٹس" کے درخت بھی لگائے گئے ہیں۔ دریائی بیلوں میں عام درخت شیشم۔ کیکر اور بھان کے ہیں۔ شیشم کی سخت (سیاہ) لکڑی کا استعمال کئی طرح ہوتا ہے۔ عمارت کے لئے شہتیر، کڑیاں، بالے۔ دروازوں اور کھڑکیوں کے لئے چوکھٹ۔ پلنگ۔ میز اور کرسیوں کے پائے اور دیگر آرائشی اور خانگی سامان اور ریل گاڑیوں کے فرش۔ بیل گاڑیاں رہٹ کا چوبی سامان۔ اور دیگر آلات کشاورزی سب اس سے تیار ہوتے ہیں۔ اور کچی لکڑی بطور ایندھن کام آتی ہے۔ اس کے کوئلے سے موٹر گاڑیوں کے انجن چلانے کے لئے گیس پیدا کی جاتی ہے۔ چارہ کی کمی کے دنوں میں اس کے پتے مویشی کے لئے چارے کا کام دیتے ہیں۔ توت کی لکڑی لچکدار ہے۔ اس کی بے نقص لکڑی سے کرکٹ ہاکی۔ ٹینس اور دیگر کھیلوں کا سامان تیار ہوتا ہے۔ سے اور دیگر کھیلوں کا سامان تیار ہوتا ہے۔ اور دیگر لکڑی ایندھن بنتی ہے۔ پتے مویشی کے لئے چارہ ہیں۔ کیکر کی لکڑی عام استعمال میں شیشم کی لکڑی سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اس کی چھال سے کچا چمڑہ رنگا جاتا ہے۔ اور پتے مویشی خصوصاً اونٹ، اور بکری کے لئے چارہ کے کام آتے ہیں۔ بھان زیادہ تر ضلع مظفر گڑھ کے بیلوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی ملاحوں کے کام آتی رہی ہے۔ لیکن تنے کی اچھی صاف لکڑی سے دیاسلائی بناتے ہیں۔ نہری درخت زاروں کے لئے کوئی پچانوے ہزار (۹۵۰۰۰) ایکڑ رقبہ مخصوص ہو چکا ہے۔ جس میں سے اب تک کم و بیش پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) ایکڑ میں درخت لگائے جا چکے ہیں اور بقایا رقبہ میں سال بسال اور درخت لگائے جا رہے ہیں۔ جو درخت زار بن چکے ہیں ان میں سے سالانہ ایک لاکھ مکعب فٹ کے قریباً عمارتی لکڑی اور بیس لاکھ من کے قریب سوختنی لکڑی حاصل ہوتی ہے۔ دریائی بیلوں کا رقبہ انتالیس ہزار پانسو (۳۹۵۰۰) ایکڑ کے قریب ہے۔ جس میں سے چوبیس ہزار ایکڑ ضلع مظفر گڑھ میں دریائے سندھ اور دریائے پنجند کے کنارے پانچہزار پانسو ایکڑ ضلع شیخوپورہ اور لاہور میں دریائے راوی کے کنارے اور دس ہزار ایکڑ کے لگ بھگ ضلع جہلم، شاہپور، گجرات اور جھنگ میں دریائے جہلم اور دریائے چناب کے کنارے ہیں اور ان میں سے قریباً اکاون ہزار مکعب فٹ عمارتی لکڑی اور پانچ لاکھ من کے قریب ایندھن سالانہ برآمد ہوتا ہے۔ خشک جنگلوں میں "جنڈ"، اور "فراش" کے درخت کریر اور پلچھی کے جھاڑ پائے جاتے ہیں۔ کسی زمانہ میں ان کا رقبہ وسطی پنجاب میں ہزاروں مربع میل تھا۔ لیکن نہروں کے جاری ہونے پر قریباً سارے کا سارا آباد ہو چکا ہے۔ اور چند ہزار ایکڑ جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے باقی رہ گئے ہیں۔ نواحی آبادیوں کے لئے چراگاہ کا کام دیتے ہیں۔

جنگلات کی اہمیت

ذرا غور کریں کہ ہماری روزمرہ زندگی کس طرح جنگلات سے وابستہ ہے۔ انسان کی زندگی کے اولین لوازمات دو ہیں۔ روٹی اور پانی۔ اور ان دونوں کا جنگلات سے گہرا تعلق ہے۔ روٹی کے لئے غلہ درکار ہے۔ جس سے آٹا بنے اور ایندھن جس سے روٹی تیار ہو۔ ان دونوں کو پیدا کرنے کے لئے مٹی اور پانی کی ضرورت ہے۔ ان میں سے ہم پہلے ایندھن کے مسئلہ پر غور کرتے ہیں۔ جس میں لکڑی پتھر کا کوئلہ۔ مٹی کا تیل۔ بجلی اور مویشی کا گوبر شامل ہیں لیکن ہمارے یہاں معروف ایندھن لکڑی ہے یا گوبر۔ پتھر کا کوئلہ اور مٹی کا تیل ویسے ہی کمیاب ہیں پھر ان کے استعمال کے لئے انگیٹھیاں اور دیگر سامان درکار ہیں۔ جن کا خرچ عام لوگوں کی پہنچ سے باہر ہے سو گوبر دیہات میں اور کہیں کہیں شہروں میں بھی بطور ایندھن استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس کا اصل مصرف بطور کھاد ہے جس پر غلہ کی پیداوار کا دارومدار ہے۔ اب صرف لکڑی رہ گئی ہے اور حقیقتاً ایندھن یہی ہے۔

لکڑی کا ایندھن

لکڑی بلاواسطہ جنگل کی پیداوار ہے۔ اندازہ ہے کہ اوسط درجہ کے گھروں میں چھ من لکڑی فی کس سالانہ خرچ ہوتی ہے۔ آج مغربی پنجاب کی کل آبادی پونے دو کروڑ نفوس پر مشتمل ہو گی جس میں مستقل شہری آبادی بیس لاکھ ہو گی۔ اور دیہاتی آبادی ایک کروڑ پچیس لاکھ۔ دیہات میں گھر کا کوڑا کرکٹ اور فصلوں کے ڈنٹھل اور مویشیوں کا گوبر بطور ایندھن استعمال ہو جاتا ہے۔ لیکن شہری آبادی کا دارومدار بیشتر لکڑی پر ہے۔ چنانچہ اسے صرف دو وقت روٹی پکانے کے لئے سالانہ ایک کروڑ بیس لاکھ من لکڑی درکار ہے۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کے کارخانے اور اینٹ پکانے کے بھٹے بھی سالانہ تیس لاکھ من لکڑی خرچ کرتے ہیں اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مغربی پنجاب میں اتنے وسیع جنگل ہیں۔ جو ڈیڑھ کروڑ من لکڑی سالانہ پیدا کریں۔ اس کا جواب قطعاً نفی میں ہے کیونکہ موجودہ جنگلات صرف ستائیس[۲۷] لاکھ من ایندھن یا زیادہ سے زیادہ تیس[۳۰] لاکھ من عمارتی اور سوختنی لکڑی سالانہ پیدا کر سکتے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک کروڑ بیس لاکھ من کی سالانہ کمی کیونکر پوری ہو؟ آج کل ایک تجویز زیر غور ہے کہ نہروں اور سڑکوں کے ساتھ ساتھ جو قریباً ایک لاکھ ایکڑ اراضی بیکار پڑی ہے۔ اس میں درخت پیدا کئے جائیں۔ اگر یہ تجویز قابل عمل ہوئی بھی تو نہری درخت زاروں کے لئے کل ایک لاکھ پچانوے ہزار ایکڑ مخصوص ہو نگے پچاسی ہزار ایکڑ کا مزید رقبہ درکار ہو گا۔ کوئی سات لاکھ ایکڑ بنجر اراضی اور بھی حکام اصلاع کے زیر اختیار ہے۔ لیکن اس کی موجودہ حیثیت ایک متوسط چراگاہ کی بھی نہیں۔ بیشتر سنگلاخ زمینیں ہیں۔ یا ریگستان جہاں درخت تو در کنار گھاس بھی کمیاب ہے۔ ایسے رقبے بھی اگر کسی ضوابط کے تحت آجائیں۔ تو گرد و نواح کے مویشیوں کے لئے کافی گھاس چارہ پیدا کر سکیں گے۔ اور کچھ لکڑی بھی۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار میں دیہاتی آبادی کو نظر انداز کیا گیا ہے دیہات میں زمیندار اور کاشتکار آباد ہیں ان کا اہم فرض ہونا چاہیئے۔ کہ غلہ۔ کپاس۔ گنا اور چارہ کے ساتھ ساتھ اپنی ضروریات کے لئے خود لکڑی پیدا کریں۔ راستوں اور آبپاشی کے کھالوں کے ساتھ ساتھ آبادی کے آس پاس مکانوں اور عبادت گاہوں کے ارد گرد آم۔ جامن۔ بیری۔ کسوڑ۔ شہتوت جیسے پھلدار اور شیشم۔ کیکر۔ نیم۔ سرس جیسے کار آمد اور پیپل اور بڑ جیسے سایہ دار درخت لگائیں۔

اقوام متحدہ کی تعلیمی اور ثقافتی انجمن کے اجلاس میں یہودیوں کو مدعو نہیں کیا گیا

بیروت ۲۰ نومبر:- کل اقوام متحدہ کی تعلیمی اور ثقافتی انجمن نے غیر جماعتوں کے نمائندوں کو مبصر کی حیثیت میں بلایا ہے۔ لیکن صیہونیوں کو شرکت کے لئے مدعو نہیں کیا گیا۔

اس سے پہلے کے اجلاس میں اس مسئلے پر غور کیا گیا تھا۔ کہ ان لوگوں کے نمائندوں کو بھی مدعو کیا جائے جن کے ممالک کو ایک سلطنت کا حق نہیں ہے۔ اس پر عربوں نے اعتراض کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ "اسرائیل" کے خلاف انہیں فرقہ وارانہ وجوہات پر اعتراضات نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا اعتراض اس لئے ہے۔ کہ اسرائیل اور ان کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔ (استار)

فلسطین کے مسئلے پر بحث کرنے کیلئے شرق اردن کی پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس

عمان ۲۰ نومبر:- شرق اردن کے وزیر اعظم توفیق الہدی پاشا نے کل کے اجلاس میں فرمایا کہ وہ مسئلہ فلسطین کے تازہ ترین حالات کے متعلق ایک مکمل بیان دیں گے۔ اس مقصد کے لئے شرق اردن کی پارلیمنٹ کا ایک خفیہ اجلاس کل طلب کیا جائے گا۔ (استار)

پولینڈ فلسطین آنیوالے یہودیوں کو مزید مراعات دے رہا ہے

وارسا ۲۰ نومبر:- پولینڈ کی حکومت نے حال ہی میں فیصلہ کیا ہے۔ جس کی رو سے فلسطین آنے والے یہودیوں کو بہت زیادہ مراعات حاصل ہو جائیں گی۔ یہودیوں کو اپنی نقدی اور دیگر اموال فلسطین میں منتقل کرنے کے لئے خاص رعایتیں دی جائیں گی۔ اس کے علاوہ پولینڈ کے بیرونی ممالک میں جو یہودی آباد ہیں ان کو بھی خاص رعایتیں دی جائیں گی۔ اگر وہ براہ راست فلسطین جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ اس موسم سرما میں پولینڈ کے ۵ ہزار یہودی فلسطین جانا چاہتے ہیں۔ (استار)

مشرقی بنگال کے گورنر کی طرف سے شہزادی الزبتھ کو مبارک باد

ڈھاکہ ۲۰ نومبر مشرقی بنگال کے گورنر سر فریڈرک بورن نے شہزادی الزبتھ کو مبارک بادی کا مندرجہ ذیل برقیہ روانہ کیا۔ "میں اپنی حکومت اور مشرقی بنگال کے عوام کی طرف سے آپ کو اور محترم ڈیوک آف ایڈنبرگ کو مولود مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ کو خدا نے شاہی گھر کی خوشی اور شان و شوکت کا وارث شہزادہ عطا کیا ہے" مندرجہ ذیل جواب ۸ نومبر کو موصول ہوا ہے "ہم آپ کے مبارک باد کے پیغام کے بہت ہی شکر گذار ہیں" (اسٹار)

بین الاقوامی خوراک کی جماعت سے شام کی درخواست

... ۲۰ نومبر شام نے بین الاقوامی خوراک ... کو اطلاع دی ہے کہ ان کے پاس ... کا کوئی ذخیرہ نہیں ہے اس لئے اس ... کی پیداوار کے علاوہ مقامی ضروریات ... بیس ہزار ٹن چاول کی ضرورت ہے ... حکومت نے کہا ہے کہ اس مقدار کی ضرورت ... مسائل لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے ہے۔ (اسٹار)

بیگم لیاقت علی خاں ڈھاکہ کے ہسپتال میں

ڈھاکہ ۲۰ نومبر بیگم لیاقت علی خاں نے آج صبح ڈھاکہ کے ہسپتال کا معائنہ کیا۔ ان کے ہمراہ بیگم حبیب اللہ بہار کی بیگم وزیر اعظم اور دیگر پارٹی سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۱ نومبر کو مشرقی بنگال کے اندرونی حصوں کا دورہ کریں گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ ۲ دسمبر کو مشرقی بنگال سے کراچی واپس چلے جائیں گے۔ (اسٹار)

جرمن سیاسی پارٹیوں کو متحد ہو جانیکی اپیل

برلن ۲۰ نومبر برطانیہ کے فوجی گورنر سر برین رابرٹسن نے ایک بہت ہی تلخ تقریر بدھ کے دن کی۔ اور کھلے جلسے میں جرمنی کی تمام سیاسی پارٹیوں سے متفق اور متحد ہو جانے کی اپیل کی۔ ان سے کہا کہ وہ آپس کے جھگڑے مل جل کر طے کر لیں۔ ان کی اس تفرقہ بازی کی وجہ سے مغربی جرمنی میں دستور سازی کے کام میں تاخیر ہو رہی ہے۔ انہوں نے آگاہ کیا کہ اقتصادی اور سیاسی امور اس قسم کے ہیں کہ ان میں تاخیر نہیں کی جا سکتی۔ (اسٹار)

فرانسیسی بندرگاہوں پر کام کرنیوالے مزدور ہڑتال کریں گے

پیرس ۲۰ نومبر۔ فرانس کی بندرگاہوں پر کام کرنے والے مزدوروں کی یونین کی قیادت اشتراکیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس یونین نے احکامات جاری کئے ہیں کہ غیر معین عرصہ کے لئے ہڑتال جاری کر دی جائے۔ ہڑتال پیر کے روز سے شروع ہو گی۔ (اسٹار)

چینی کے ریٹ

لاہور ۲۰ نومبر۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے کیوبا کی درآمد کردہ کھانڈ کے تھوک اور پرچون کے نرخ ضلع لاہور کے ان علاقوں کے لئے مقرر کئے ہیں جہاں راشن بندی نہیں ہے۔

نرخ یہ ہیں	تھوک	پرچون	فی سیر
لاہور	۴۰ — ۴ — ۹	۴۱ — ۰ — ۹	۱ — ۴ — ۰
قصور	۳۶ — ۱۳ — ۳	۴۰ — ۷ — ۳	۱ — ۳ — ۰
پتوکی	۳۹ — ۶ — ۴	۴۰ — ۳ — ۴	۱ — ۳ — ۰

ان مقامات کے علاوہ دوسری جگہوں پر پرچون فروش جگہ کی دوری کی مناسبت سے باربرداری کا خرچ وصول کر سکتے ہیں۔ دوکانداروں کے لئے لازم ہے کہ اس نرخ کو دوکان میں نمایاں جگہ پر لگائیں۔

چینی کا کوٹہ نصف کر دیا گیا

لاہور ۲۰ نومبر محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ صوبے میں چینی کی سخت قلت کے پیش نظر حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ چینی کا راشن عارضی طور پر نصف کر دیا جائے۔ جب چینی کی قلت دور ہو جائے گی تو راشن پھر پورا کر دیا جائے گا اسی سلسلے میں شادی مرگ اور مذہبی رسوم کے خاص کوٹے بھی عارضی طور پر بند کر دیئے ہیں۔

فصلوں کی حالت

لاہور ۲۰ نومبر محکمہ تعلقات عامہ کی اطلاع مظہر ہے کہ گوجرانوالہ کے زراعتی سرکل میں فصلوں کی حالت معمول سے اچھی ہے۔ گنا معمول ۷۰ فیصدی ہے صرف ضلع شاہپور میں یہ فصل اچھی نہیں۔ یہاں معمول کا ۴۰ فیصدی ہے۔ دھان کی فصل بھی معمول ۱۲۰ فیصدی ہے البتہ کپاس اور باجرے کی فصلیں پچاس اور ساٹھ فیصدی تک رہی ہیں

محکمہ زراعت نے تیس ہزار من گندم اور ۶ ہزار من چنے ربیع کی کاشت کے لئے جمع کئے ہیں اس کے علاوہ پندرہ ہزار من گندم اور پانچ ہزار من چنے مزید ہنگامی ضرورت کے لئے رکھ لئے گئے ہیں۔ اس بیج کی ضرورت تیزی سے محسوس کی جا رہی ہے توقع ہے کہ پندرہ دن تک تمام بیج فروخت ہو جائے گا۔

لاہور مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۸ء نمبر ۹۳۸ سی ایس

ترکی اور عراق کے مواصلات

بغداد ۲۰ نومبر۔ ترکی کی حکومت نے عراق کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ عراق اور ترکی کے درمیان بلاواسطہ ریڈیائی مواصلات کا سلسلہ جاری کر دیا جائے۔

اس مرتبہ ترکی اور عراق کے معاہدے کا تذکرہ کرتے ہوئے ترکی ... تجویز بھی پیش کی ہے کہ عراق اور ترکی کے ٹیلیفون اور تار کے محصول ایک جیسے کر دیئے جائیں۔ (اسٹار)

عراق کے ولی السلطنت کے استقبال کیلئے شاہ عبداللہ نے روانگی ملتوی کر دی

عمان ۲۰ نومبر۔ عراق کے ولی السلطنت آج کل دور دراز سے فلسطین میں مقیم عراقی فوجوں کے معائنے میں مشغول ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ آج شام کو کسی وقت واپس عمان تشریف لائیں گے۔ شرق اردن کے شاہ عبداللہ اپنے موسم سرما کے دار الخلافہ کی طرف کل روانہ ہونے والے تھے۔ لیکن انہوں نے امیر عبداللہ کے استقبال کے لئے اپنی روانگی ملتوی کر دی ہے۔ شاہ عبداللہ کا موسم سرما کا ہیڈ کوارٹر جارڈن کی وادی میں شونا کے مقام پر واقع ہے۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کی حکومت نے ہم پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے

لندن۔ ۲۰ نومبر۔ اقوام متحدہ میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانی باشندوں ... نمائندہ ڈاکٹر دادو نے جو راہداری کے انتظار میں لندن میں مقیم ہیں۔ جنوبی افریقہ کے فوری مستقبل کے متعلق پر یاس نظریہ کا اظہار کیا ہے۔

انہوں نے کل اسٹار پر تازہ ترین صورت حال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ٹرانسوال کے قوم پرست پارٹی کی کانگرس میں ڈاکٹر مالیکر اور خود انہیں جلاوطن کرنے کی تحریک پیش ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ڈاکٹر دادو نے کہا کہ یہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ تجویز ہے۔ ہم جنوبی افریقہ کے باشندے ہیں۔ اور جنوبی افریقہ ہمارا ملک ہے۔ اس قسم کی تحریک جسے حکومت کی پارٹی کی کانگرس کے سامنے پیش ہونے کی اجازت دی گئی ہے یہ ظاہر کرتی ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت جنوبی افریقہ کی غیر سفید آبادی کی تحریک کے خلاف سخت اور غیر جمہوری اقدام کرنے والی ہے اور جوں جوں جنوبی افریقہ کی حکومت اپنی پالیسی پر عمل کرتی جائے گی۔ ہم پر مظالم بڑھتے جائیں گے

اس دوران میں تمام ہندوستانی باشندوں کو واپس ہندوستان پہنچانے کی تجویز ناقابل عمل ہے۔ ملان کی حکومت کی ہر حرکت ... مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہندوستانی باشندوں کے لئے زندگی دشوار سے دشوار تر ہو جائے۔ بنیادی نظریہ یہ ہے ... ہندوستانی باشندوں سے ان کی روزی چھین لی جائے تاکہ آخر کار وہ مجبور ہو کر ہندوستان واپس جانے کا فیصلہ کر دیں۔

بسوتولینڈ کے سردار کو پھانسی کی سزا

لندن ۲۰ نومبر۔ بسوتولینڈ (افریقہ) کے دو سرداروں اور ان کے نو مریدوں کو پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ یہ سزا سپریم کورٹ کی ہائیکورٹ نے مذہبی وجوہات پر قتل کی بنا پر دی ہے۔ (اسٹار)

عرب مہاجرین کو جنگ کیلئے تیار کرنیکی درخواست

بیروت ۲۰ نومبر احمد علمی پاشا نے لبنان کی حکومت کو تار روانہ کیا ہے۔ اس میں انہوں نے درخواست کی ہے کہ فلسطین کے دفاع کے لئے فلسطین کے مہاجرین کو تربیت دے کر عرب ممالک کی فوجوں میں شامل کر دیا جائے۔ (اسٹار)

برموگلیا کی مغربی طاقتوں کے اقتصادی ماہرین کو دعوت

پیرس ۲۰ نومبر سلامتی کونسل کے صدر اور ارجنٹائن کے نمائندے ڈاکٹر براموگلیا نے فرانس برطانیہ اور امریکہ کے اقتصادی ماہرین کو طلب کیا ہے تاکہ وہ انہیں برلن کی کرنسی کے معاملے پر تمام اطلاعات بہم پہنچائیں۔

برلن کے مسئلہ کو حل کرنے کی آخری کوشش کے سلسلے میں ڈاکٹر براموگلیا نے بدھ کے دن ایک استفسار چار طاقتوں کے نمائندوں سے کیا ہے تاکہ وہ کرنسی کے مسئلے پر تمام حالات سے آگاہ کریں۔ اس استفسار اور ماہرین کے ذریعے جو اطلاعات وہ حاصل کریں گے۔ ان کو سلامتی کونسل کے چھ غیر جانبدار ممبروں کے سامنے پیش کیا جائے گا

ابھی اس نئی کوشش کے امکانات کے متعلق کچھ کہنا بہت جلد بازی سمجھی جائے گی۔ تاہم موجودہ حالات سے بظاہر ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ میں شامل ہونے والے وفود کی اکثریت ڈاکٹر موصوف کے اقدامات کو اچھی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔

لاہور ۲۰ نومبر مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے دفتروں میں ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء کے ختم ہونے والے ہفتے کے دوران میں ۹۵۰ افراد نے ملازمت حاصل کرنے کے لئے نام درج کرائے۔